45519 ـ دوران عدت بیوہ کا حج کے لیے جانا

سوال

ايك عورت كاخاوند فوت ہو چكا ہے اور وہ ابھی عدت ميں ہی ہے، اب وہ حج كرنا چاہتی ہے كيا اس كے ليے حج پر جانا جائز ہے يا نہيں، حالانكہ وہ فرضی حج ادا كر چكی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بيوہ عورت كے ليے چارہ ماہ دس دن عدت گزارنا واجب ہے كيونكہ اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اور جو لوگ تم ميں سے فوت ہو جائيں اور بيوياں چھوڑ جائيں تو وہ بيوياں چار ماہ دس دن اپنے آپ كو انتظار ميں ركھيں البقرۃ (234).

اس عرصہ ميں عورت كے ليے اپنے خاوند كا سوگ اور عدت منانا لازم ہے.

ام حبيبہ رضی اللہ تعالى عنہا بيان كرتی ہيں كہ ميں نے نبی كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو يہ فرماتے ہوئے سنا:

" جو عورت بھی اللہ تعالى اور يوم آخرت پر ايمان ركھتی ہے اس كے ليے كسی بھی ميت پر تين روز سے زيادہ سوگ منانا حلال نہيں؛ مگر خاوند پر كہ وہ چار ماہ دس دن ہيں "

صحيح بخاری حديث نمبر (1280) صحيح مسلم حديث نمبر (1486).

سوال نمبر (13966) كے جواب ميں بيوہ كے ليے دوران عدت جن اشياء سے اجتناب كرنا واجب ہے بيان ہوئی ہيں، ان اشياء ميں بيوہ عورت كا عدت كے دوران گھر سے باہر نكلنا بھی شامل ہے.

بيوہ عورت عدت كے عرصہ ميں صرف كسی خاص ضرورت كے تحت گھر سے دن كے وقت اور رات كے وقت حاجت كی خاطر باہر نكل سكتی ہے.

بيوہ عورت كا حج كے ليے گھر سے نكلنا ضرورت نہيں كہلاتا، خاص كر جب يہ عورت جس كے متعلق دريافت كيا گيا ہے اس نے فرضی حج بھی كر ليا ہے.

بلكہ علماء كرام نے تو يہ بيان كيا ہے كہ بيوہ عورت كا دوران عدت فرضی حج كے ليے بھی نكلنا جائز نہيں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بیوہ عورت کے لیے عدت کے دوران حج وغیرہ کے لیے گھر سے نکلنا جائز نہیں، عمر اور عثمان رضی اللہ تعالی عنہما سے یہی مروی ہے، اور سعید بن مسیب اور قاسم، امام مالك امام شافعی ابو عبید اور اصحاب الرائے اور امام ثوری کا بھی یہی قول ہے.

اور اگر کوئی عورت گھر سے سفر پر نکل کھڑی ہو اور راستے میں اس کا خاوند فوت ہو جائے اگر تو وہ قریب ہی ہو تو گھر واپس آ جائیگی؛ کیونکہ وہ ابھی مقیم کے حکم میں ہے، اور اگر دور نکل چکی ہو تو وہ اپنا سفر جاری رکھےگی، اور امام مالك رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اگر اس نے احرام نہ باندھا ہو تو اسے گھر واپس بھیج دیا جائیگا.

اگر قریب ہو تو اس کے گھر واپس آنے کے وجوب پر درج ذیل دلیل دلالت کرتی ہے:

سعید بن منصور سعید بن مسیب سے بیان کرتے ہیں کہ ان کی کچھ عورتیں حج یا عمرہ پر گئیں اور ان کے خاوند فوت ہو گئے تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں میقات ذوالحلیفۃ سے واپس کر دیا تا کہ وہ اپنے گھروں میں جا کر عدت گزار سکیں...

اور اگر عورت پر فرضی حج ہو اور اس کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ اپنے گھر میں ہی عدت پوری کریگی چاہے اس کا حج رہ بھی جائے؛ کیونکہ حج پر جانے سے گھر میں عدت پوری کرنا رہ جائیگی، اور اس کا بدل کوئی نہیں؛ لیکن حج اس برس کی بجائے اگلے برس کیا جا سکتا ہے " انتہی مختصرا

دیکھیں: المغنی (11 / 303 - 305).

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" جمہور فقہاء کرام جن میں احناف شافعیہ اور حنابلہ شامل ہیں کہتے ہیں کہ بیوہ عورت کا عدت کے دوران حج کے لیے جانا جائز نہیں؛ کیونکہ حج فوت نہیں ہوتا، بلکہ گھر میں گزارنا رہ جاتی ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (29 / 352).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك عورت کا خاوند فوت ہو گیا اور اس نے فرضی حج کرنا تھا، لیکن ابھی اس کی عدت پوری نہیں ہوئی، وہ حج کی ا ستطاعت بھی رکھتی ہے اور اس کے ساتھ جانے کے لیے محرم بھی ہے کیا وہ حج کرے یا نہ کرے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" وہ حج نہیں کریگی بلکہ عدت کے لیے اپنے گھر میں ہی رہےگی، اس حالت میں اس پر حج فرض نہیں ہوتا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور لوگوں پر اللہ تعالی کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے، جو بھی اس تك جانے کی استطاعت رکھے آل عمران (97).

شرعی طور پر اس عورت میں حج کی استطاعت نہیں ہے چاہے اس کے ساتھ محرم بھی ہے، بلکہ اسے اپنا حج آئندہ برس یا اس کے بعد تك مؤخر کرنا چاہیے، یعنی وہ بعد میں حسب استطاعت حج کر لے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (21 / 68).

واللہ اعلم .